دل کی بات　　　　مدیر

’’ظلم رہے اور امن بھی ہو‘‘......؟

ایمنیسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق ’’کراچی اور بلوچستان میں ٹارگٹ کلنگ ہورہی ہے‘‘۔ روشنیوں اور امن کے شہر کراچی میں بے گناہ شہریوں اور اہم شخصیات کا قتل معمول بن گیا ہے۔ علماء، سیاست دان، تاجر، صحافی، سماجی شخصیات اور عام شہری سبھی اس ظلم کا شکار ہوئے ہیں۔ وہ کون لوگ ہیں جو اس گھناؤنے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں؟ حکمران ان لوگوں سے بخوبی واقف ہیں۔ ان کے ماضی، حال اور مستقبل کے کردار و عزائم حکومت سے پوشیدہ نہیں۔

اب بزرگوں کے مزارات پر بھی بم دھماکے شروع ہوگئے۔ حضرت علی ہجویری، بری امام، عبداللہ شاہ غازیؒ، اور اب حضرت بابا فرید رحمہم اللہ کے مزارات پر دھماکے، کس ایجنڈے کے تحت، کون کر رہا ہے اور کون کروا رہا ہے؟ اس کا کھوج لگانا، مجرموں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچانا اور امن قائم کرنا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ مگر حکمرانوں کی طرف سے روایتی لکھے لکھائے مذمتی بیانات کے سوا کوئی عملی اقدام نہیں کیا گیا۔ دوسری طرف ایک مذہبی طبقہ محض مسلکی تعصب کی بنیاد پر حلقۂ دیوبند کو ان کارروائیوں کا ذمہ دار قرار دے کر فرقہ واریت کی آگ بھڑکا رہا ہے۔

بعض ذمہ دار حلقوں کے مطابق:

بدنام زمانہ عالمی دہشت گرد تنظیم بلیک واٹر کے دہشت گرد پاکستان میں یہ کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اور ہر واقعے کے بعد اس کی ذمہ داری پاکستانی طالبان پر ڈال کر فائل بند کردی جاتی ہے۔ عالمی استعمار اور دہشت گرد پاکستان کو عراق بنانا چاہتے ہیں اور ایسی کارروائیوں کے ذریعے پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔ ڈرون حملوں کے نتیجے میں سینکڑوں بے گناہ پاکستانی شہری موت کی وادی میں جاچکے ہیں۔ اور ہمارے حکمران امریکہ سے معذرت خواہانہ احتجاج سے آگے نہیں بڑھ رہے۔

لاپتہ افراد کی ایک طویل فہرست ہے۔ ان کے بچے اور دیگر لواحقین آئے روز اسلام آباد کی سڑکوں پر آہ و فغاں کرتے نظر آتے ہیں۔ مگر لاپتہ مظلوموں کا کوئی سراغ نہیں ملا۔

منہ زور مہنگائی، بے روزگاری کے سیلاب اور دہشت گردی کے عفریت نے عوام کی زندگی اجیرن کردی ہے۔ بجلی ہر مہینے مہنگی ہورہی ہے۔ گیس اور پیٹرول کی نرخ مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے بعد سی این جی سٹیشنز بھی ہفتے میں دو دن بند رہنے لگے ہیں۔ نوکر شاہی کی بددیانتی اور لوٹ مار عروج پر ہے۔ پولیس کے مظالم روز افزوں ہیں۔ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ ’’اللہ تعالیٰ ظالم کی حکومت کو کسی صورت قبول نہیں کرتا۔‘‘ حکمران امن چاہتے ہیں تو ظلم بند کردیں۔ ورنہ حالات مایوسیوں اور خانہ جنگی کی طرف تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور ملک کی سلامتی سوالیہ نشان بن گئی ہے۔ بقول حبیب جالب:

ظلم رہے اور امن بھی ہو
کیا ممکن ہے تم ہی کہو